© rasailojaraid.com

قرآن مجید اور کائنات

تحریر := پرویز ہاشمی

قرآن مجید چودہ سو سال پہلے نازل ہوا۔ اس کے نزول کا مقصد بنی نوع انسان کی اس عارضی زندگی میں اخلاقی اور روحانی راہنمائی ہے، تاکہ وہ آخرت کی دائمی زندگی میں نجات اور فلاح پا سکے۔ انسان کو ہمیشہ ہدایت کی ضرورت رہی ہے اور رہے گی اسی سبب اللہ تعالیٰ نے اپنے اس آخری پیغام کو ہمیشہ کے لئے ہر قسم کی تحریف سے محفوظ کر لیا ہے۔

"بیشک ہم نے اس پیغام کو نازل کیا اور ہم یقینی طور پر اس کی حفاظت (کسی بھی تحریف سے) کریں گے۔"

سورہ ۱۵ (الحجر) آیت ۹

اگرچہ قرآن سائنس کی کتاب نہیں مگر حیرت انگیز طور پر قرآن کے پڑھنے والے کو اس میں متعدد آیات ایسی ملیں گی جو کہ کسی نہ کسی طرح سائنسی مظاہر سے متعلق ہیں۔ قرآن اپنے قاری (Reader) پر زور دیتا ہے کہ وہ قدرتی مظاہر مثلاً " کائنات کی پیدائش، سورج چاند ستاروں وغیرہ کی اہمیت اور حرکت، بادل، ہواؤں کا چلنا، زمین پر نباتاتی اور حیواناتی Cycle، پہاڑوں کی formation، رحم مادر کے اندر انسان کی تخلیق کے مدارج وغیرہ پر غور و فکر کرے۔

قرآن حکیم کا بیان اس سائنسی حقائق کے متعلق عموماً مختصر اور جامع ہوتا ہے یہ اپنے ماننے والوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ ان اشاروں کو مشعل راہ بنا کر تحقیق کریں اور حقائق کی تہہ تک پہنچیں۔ اور یہ عمل یقیناً ان کا ایمان محض عقیدے سے یقین میں بدل دے گا۔

ابتداء عرب کے مسلمانوں نے قرآن کی اس ہدایت پر عمل کیا اور نتیجتاً سائنس کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ جدید سائنسی علوم کے بانی عرب مسلمان ہی ہیں۔ ان ہی سے اہل یورپ نے یہ علم سیکھا اسے آگے بڑھایا اور نتیجتاً دنیا کے لیڈر بن گئے۔

بیسویں صدی میں انسانی علم کی سطح بہت بلند ہو چکی ہے۔ جدید سائنس نے ایسے انکشافات کئے ہیں جن کے متعلق بیسویں صدی سے پہلے کے انسان تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مگر حیرت انگیز طور پر جیسا کہ Mourice Bucile اپنی مشہور کتاب ' "The Bible The Quran Science میں کہتے ہیں کہ اب تک کے تمام تر دریافت شدہ مسلمہ حقائق اور اصول کسی بھی Exception کے بغیر قرآن حکیم میں درج بیانات کے عین مطابق ہیں وہ کہتے ہیں کہ جدید سائنس نے در حقیقت قرآن حکیم کی بیشتر ایسی آیات کو سمجھنا آسان کر دیا ہے ' جن کی صحیح تشریح سائنسی علم کی کمی کی وجہ سے اب سے پہلے ممکن ہی نہ تھی مثلاً

انسان کے رحم مادر کے اندر تخلیق کے مدارج یعنی Embryology کا علم جس تفصیل اور Occuracy کے ساتھ اب ہمیں حاصل ہے وہ اب سے پہلے ممکن ہی نہ تھا کیونکہ Microscopic کیمرے جن سے رحم مادر کے اندر ہر چیز فلمائی جا سکتی ہے موجود ہی نہ تھے۔ مگر حیرت انگیز طور پر ان Microscopic کیمروں سے جو چیزیں ہمیں نظر آتیں ہیں وہ قرآنی آیات کے عین مطابق ہیں۔ بلکہ Dr.Keith moore. جو کہ دنیا کے مشہور ترین Embryologist ہیں ' کے مطابق اس علم میں قرآن وقت سے آگے ہے۔

قرآن حکیم کے مطابق "علقہ" Embryo کی دوسری Stage ہے جس میں Embryo جونک سے مشابہ ہوتا ہے۔ یہ حقیقت اب تک کسی بھی انسان کی سمجھ سے باہر تھی۔ دو مسلمان ڈاکٹروں نے اپنے اسلاف کی طرح قرآن حکیم کی ہدایت پر عمل کیا اور اس عمل کے ماہر ترین شخص Dr. Keith moore سے رابطہ کیا۔ انہیں آمادہ کیا کہ وہ اس بارے میں تحقیق کریں تاکہ اصل حقیقت کا علم ہو سکے۔ ڈاکٹر مور نے اس بیان پر تحقیق کی تو ان پر یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ واقعی ۲۴ دنوں میں Embryo کی شکل ہو بہو جونک کی طرح ہوتی ہے اور یہ جونک کی ہی طرح Uterus کی دیوار سے چپک کر ماں سے اپنی خوراک حاصل کرتا ہے۔

ڈاکٹر مور نے کینیڈین TV کے ساتھ انٹرویو میں اپنی ریسرچ کی تفاصیل بتائیں اور کہا کہ اب سے پہلے کے کسی بھی انسان کو اس حقیقت کے بارے میں علم ہونا قطعاً ناممکن بات ہے ' کیونکہ Microscopic کیمرے اور Lenses دریافت ہی اب ہوئے ہیں۔ لہٰذا قرآن جو کہ چودہ سو سال پرانی کتاب ہے ' میں اس علم کی موجودگی کی صرف اور صرف ایک ہی توجیہ ہے کہ یہ اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے۔

ڈاکٹر مور نے Embryolgy کے متعلق اپنی کتاب "Before we are born" جو کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کینڈا کی مختلف یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہے کو بھی اس قرآنی ریسرچ کے مطابق تبدیل کر دیا ہے ۔ اس کتاب میں جہاں Embryo کی تصاویر دی ہیں ۔ انہیں دیکھ کر یہ فرق کرنا محال ہے کہ ان میں Embryo کونسا ہے اور جونک کون سی ہے ۔

" لوگو ! اگر تمہیں زندگی بعد موت کے بارے میں کچھ شک ہے تو تمہیں علوم ہو کہ تمہیں مٹی سے پیدا کیا ' پھر ایک بوند یعنی نطفے سے ' پھر جونک جیسے ڈھانچے سے ' پھر گوشت کی بوٹی سے جو شکل والی بھی ہوتی ہے اور بے شکل بھی ۔"

سورۃ ۲۲ (حج) آیت ۵

" ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا ' پھر رکھا اسے پانی کی بوند بنا کر جمے ہوئے ٹھکانے میں ' پھر اس نطفے کو ہم نے جونک کی سی شکل دی ' پھر جونک کو بوٹی بنایا ' پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں ' پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا اور پھر ہم نے اسے ایک دوسری ہی مخلوق بنا کر کھڑا کیا ۔ پس بڑا ہی با برکت ہے اللہ ' سب کاریگروں سے اچھا کاریگر ۔ اب اس کے بعد تمہیں لازماً مرنا ہے ۔ پھر قیامت کے روز لازماً تم اٹھائے جاؤ گے "۔

سورۃ ۲۳ (مومنون) آیت ۱۲ ۔ ۱۵

" پڑھ اپنے مالک کے نام سے جس نے تخلیق کیا ۔ تخلیق کیا انسان کو ایک جونک کی سی چیز سے "

سورۃ ۹۶ (علق) آیت ۲ ۔ ۱

کائنات کی پیدائش کے بارے میں جدید سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ اس کی ابتداء ایک عظیم دھماکے (Big Bang) سے ہوئی ہے ۔ دھماکے کے فوراً بعد دھویں جیسا Gaseous mass وجود میں آیا جسے سائنسی اصطلاح میں "Nebulae" کہتے ہیں ۔

اس ابتدائی دور میں کائنات اسی Gaseous mass کی صورت میں ایک وحدت تھی اسی گیسی مادے Nebulae سے بعد میں تمام ستارے اور کہکشائیں تخلیق ہوئیں ' جن کی صورت میں کائنات جدا جدا ہو گئی ۔ اب بھی یہ nebulae خلاء میں موجود ہے جس سے تخلیق کا عمل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اب بھی جاری ہے۔

ظاہر ہے چودہ سو سال پہلے جب کہ قرآن حکیم نازل ہو رہا تھا کائنات کی ان ابتدائی حالتوں کا تصور بھی کسی کے ذہن میں نہ تھا۔ انسانی علم ترقی کرتے کرتے اس بیسویں صدی میں پہنچ کر یہ چیزیں بیان کرنے کے قابل ہوا ہے۔ مگر دیکھئے سورۃ حم السجدہ میں اور سورۃ انبیاء میں اللہ آج کے انسان سے کیا کہہ رہا ہے۔

"پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت دھواں تھا"۔

سورۃ ۴۱ (حم السجدہ) آیت ۱۱

"کیا وہ لوگ جو نہیں مانتے، غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا جدا کیا، اور پانی سے ہر جاندار چیز پیدا کی۔ کیا اب بھی وہ یقین نہیں کریں گے؟؟

سورۃ ۲۱ (انبیاء) آیت ۳۰۔

سائنس دانوں نے صدیوں پر محیط تحقیق کے بعد یہ دریافت کیا ہے کہ ہماری یہ کائنات مسلسل پھیل یعنی Expand کر رہی ہے اور یہ عمل اس عظیم دھماکے (Big Bang) جو کہ تقریباً ۱۰ سے ۲۰ ارب سال پہلے ہوا تھا، کے وقت سے جاری ہے۔ انسان نے اس صدی میں آکر یہ دریافت کیا مگر آئیں دیکھیں کہ قرآن ۱۴۰۰ سال پہلے ہی ہمیں کیا خبر دے رہا ہے۔

" اور آسمان کو ہم نے اپنے زور سے بنایا اور ہم اس میں وسعت کر رہے ہیں"

سورۃ ۵۱ (ذاریات) آیت ۴۷

قرآن کے نزول کے وقت یونانی مفکر بطلیموس (PTOLEMY) کا نظریہ کائنات مانا جاتا تھی جس کے مطابق زمین کائنات کا مرکز (Center) ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز اس کے گرد گھوم رہی ہے۔ چاند ایک Hollow ball میں Fixed ہے جو شیشے جیسی کسی شے سے بنا ہوا ہے۔ دیگر Planets اور سورج بھی Hollow ball میں fixed ہیں۔ اسی طرح ایک اور بڑا Hollow ball جس میں ستارے Fixed ہیں، نے اس تمام نظام کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ ستاروں کا ظاہر ہونا اور ڈوب جانا بھی اسی Ball کی حرکت کی وجہ سے ہے جس میں یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

Fixed ہیں ۔

اہل یورپ پندرہویں صدی تک ان نظریات کو صحیح سمجھتے رہے ۔ اس کے بعد یورپ میں سائنسی ریسرچ کے دور کا آغاز ہوا ۔ سولہویں صدی کے شروع میں پولینڈ کے ماہر فلکیات Couper Nicus نے اپنی انقلابی تھیوری پیش کی ۔ اس نے بتایا کہ زمین مرکز کائنات نہیں ' بلکہ سورج مرکز ہے اور تمام سیارے جن میں زمین بھی شامل ہے اس کے گرد گردش کر رہے ہیں ۔ ایک اور اطالوی سائنس دان گلیلو نے اپنی بنائی ہوئی دوربین سے اجرام فلکی کا شاہدہ کیا اور بتایا کہ زمین گول ہے اور یہ سورج کے گرد گردش کر رہی ہے ۔ یہ سائنسی تحقیق کے نتائج چونکہ بائبل کے بیانات سے مطابقت نہ رکھتے تھے اس لئے کلیسا یعنی Church نے ان تحقیقات کو مذہب کے خلاف قرار دے دیا اور فتویٰ لگا دیا کہ جو بھی ان چیزوں کو تسلیم کرے گا وہ کافر تصور ہو گا اور اسے سخت ترین سزائیں دیں جائیں گی ۔ جب بھی کوئی اہل علم اپنے علم اور مشاہدے کی بنیاد پر ان تحقیقات کے حق میں اواز بلند کرتا تو اسے کافر اور بدعتی قرار دے کر آگ میں زندہ جلا دیا جاتا ۔ ظاہر ہے انسان اپنے مشاہدے کے خلاف کوئی بات 'کوئی نظریہ اور کوئی عقیدہ تسلیم کر ہی نہیں سکتا ۔ اسی سبب سے اہل علم مذہب سے باغی ہو گئے ۔ بعض وجوہات کی بناء پر ہمارے ہاں کا تعلیم یافتہ طبقہ چونکہ ذہنی طور پر اہل مغرب کے پیچھے چلتا ہے لہٰذا ان کی تقلید میں ہم نے بھی اپنے دین سے باغیانہ روش اختیار کرلی اور مذہب اور سائنس کو جدا تصور کر لیا اور زحمت گوارہ نہ کی کہ قرآن کا خود مطالعہ کرتے اور دیکھتے کہ کیا اس میں بھی ایسے ہی غلط نظریات موجود ہیں ۔

ہم نے قرآن پر ملاؤں کا قبضہ تسلیم کر لیا ' ان کی بے سروپا کہانیاں سن کر تصور کر لیا کہ شائد قرآن بھی اسی قسم کی حکائتوں اور قصوں کا مجموعہ ہے ۔ چونکہ ملا کو جدید تعلیم اور قرآن حکیم پر غور و فکر اور تدبر سے کوئی سروکار نہ تھا ' لہٰذا ہم لوگوں تک یہ بات پہنچ ہی نہ سکی کہ قرآن حکیم کے بیانات نہ صرف ثابت شدہ سائنسی تحقیقات کے عین مطابق ہیں ' بلکہ محققین کی آئندہ تحقیق کے لئے بھی اس میں راہنمائی Guide Line موجود ہے ۔

گلیلو کے بعد آئزک نیوٹن نے ۱۶۶۸ء میں ایک زیادہ بہتر دوربین بنائی 'اور اپنے مشہور قانون Law of Gravitational Attraction کے ذریعے تمام اجسام کی حرکت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اصول وضع کیئے ۔ انسانی علم کا دائرہ وقت کے ساتھ ساتھ مزید آگے بڑھا اور امریکہ کے Edmin Hubble نے بیسویں صدی کی اہم ترین دریافت کی ' کہ ساری کہکشائیں Galaxies بھی بڑی تیزی سے ایک دوسرے سے پرے ہٹ رہی ہیں ۔ تمام اجرام فلکی حرکت کر رہے ہیں اور کوئی چیز ساکن نہیں ۔ Ptolemy سے لے کر Hubble تک تقریباً دو ہزار سال کی سائنسی ترقی کے بعد انسان اس چیز کو معلوم کرنے میں کامیاب ہوا ہے کہ ہر چیز اپنے اپنے مدار (Orbit) میں حرکت میں ہے اور کوئی چیز بھی ساکن نہیں ۔ یہی حقیقت تقریباً انہیں الفاظ کے ساتھ قرآن حکیم کے مختلف مقامات پر بیان ہوئی ہے ۔ اگر اہل علم نے قرآن سے راہنمائی لی ہوتی تو انہیں ان حقائق کو دریافت کرنے میں اتنا وقت کبھی نہ لگتا ۔

"وہ اللہ ہی ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند کو پیدا کیا سب ایک فلک Orbit میں تیر رہے ہیں "۔

سورۃ ۲۱ (انبیاء) آیت ۳۳

"سب ایک ایک فلک (Orbit) میں تیر رہے ہیں"

سورۃ ۳۶ (یسین) آیت ۴۰

"اس نے بنائے آسمان اور زمین بامقصد ۔ وہ لپیٹ لیتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹ لیتا ہے دن کو رات پر اور کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو ۔ ہر ایک چل رہا ہے ایک خاص مقرر شدہ مدت تک کے لئے "۔

سورۃ ۳۹ (الزمر) آیت ۵

" وہ دن کے اندر رات کو اور رات کے اندر دن کو پروتا ہوا لے آتا ہے اور اس نے کام میں لگا دیا ہے سورج اور چاند کو ۔ ہر ایک چل رہا ہے ایک وقت مقررہ تک کے لئے "۔

سورہ ۳۵ (فاطر) آیت ۱۳

"اور سورج چل رہا ہے ایک مقرر شدہ راستے پر"۔

سورۃ ۳۶ (یٰسین) آیت ۳۸

برسوں کی تحقیق کے بعد انسانی علم اس نتیجے تک پہنچا ہے کہ اس کائنات میں موجود کوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی شے ہمیشہ کے لئے نہیں ہے ۔ چاہے وہ سورج ہو یا کوئی ستارہ یا کوئی گلیکسی ایک مدت کے بعد اسے تباہ ہونا ہے ۔ اوپر دیئے گئے قرآنی بیانات سے جہاں یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ہر چیز حرکت میں ہے وہاں یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ یہ حرکت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے بلکہ ایک مقرر شدہ مدت کے لئے ہے ۔

جدید سائنس آج ہمیں بتا رہی ہے کہ حیوانات کی طرح نباتات میں بھی جوڑے ہوتے ہیں ۔ یہ علم اس وقت لوگوں کو حاصل نہ تھا جبکہ قرآن نازل ہوا تھا ۔

"پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے ' خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس (یعنی نوع انسانی) میں سے یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں" ۔

سورۃ ۳۶ (یٰسین) آیت ۳۶

(جاری ہے)

© rasailojaraid.com